بها﴾ "اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں، پس تم انہی کے ساتھ اس سے دعا کرو۔"

دعا کی دو قسمیں ہیں: (۱) **دعـاء الـمسئلة** : یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل وکرم ہے کہ انسانوں کی حاجات اور ضروریات کے مطابق اپنے اسماء حسنٰی کا تعارف کرایا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی حاجت کے مناسب اللہ کے مبارک ناموں کے ساتھ اللہ سے دعا کرے۔ مثلاً (یـا تـواب تـب علیَّ) "اے توبہ قبول فرمانے والے میری توبہ قبول فرما" (یـا رحیم ارحم علیَّ) "اے نہایت رحم فرمانے والے مجھ پر رحم فرما۔"

(۲) **دعاء العبادة**: اللہ کی ہر عبادت کو دعا بھی کہا جاتا ہے۔ ﴿ **ولـلـه الأسماء الحسنى فادعوه بها**﴾ دعاءِ عبادت یہ ہے کہ اللہ کے اسماء حسنٰی کے تقاضوں کے مطابق عبادت کی جائے، مثلاً (تـــواب) ہے، تو بندوں کو چاہیے کہ اللہ کی طرف زیادہ توبہ کریں۔ اللہ (رحیـــم) ہے، تو بندوں کو چاہیے کہ وہ رحمت کی امید رکھتے ہوئے ایمان صحیح اور عمل صالح کا راستہ اختیار کریں، جس سے وہ اللہ کی رحمت کے مستحق بن سکیں۔ یہی احصاء (حفظ اور شمار) کا معنی ہے۔ جس کی ترغیب حدیث میں آئی ہے کہ جو اللہ کے ننانوے ناموں کا احصاء کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [البخاری ح۲۷۳٦ ،تفسیر ابن العثيمين]

﴿ہدیہ تبریک﴾

ہم جناب فضيلة الدكتور حبيب الرحمن حنيف حفظه الله کو مدینہ یونیورسٹی سے قسم العقيدة میں ڈاکٹر آف فلاسفی کی اعلیٰ تعلیمی ڈگری حاصل کرنے پر ھدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ آپ مولانا عبدالوہاب حنیف بن محمد جان رحمة الله عليهما کے صاحبزادے ہیں۔

جامعة دارالعلوم بلتستان غوازی سے اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة میں داخلہ لیا۔ كلية الحديث الشريف سے شرف اول حاصل کر کے وہیں ایم اے کیا۔ اس کے بعد Ph.D میں داخلہ لیا۔ توفیق الٰہی نے آپ کی خوب یاوری کی۔ دونوں مراحل میں شرف اول لے کر اساتذہ کرام اور مشائخ عظام سے دادِ تحسین حاصل کی۔ اس طرح جامعة دار العلوم بلتستان غواری کے لیے بھی فخر وشرف کا باعث بن گئے۔ جزاه الله أحسن الجزاء

بلتستان کی تاریخ میں آپ پہلے مدرس ہیں، جسے مسجد نبوی شریف میں درس دینے کا سرکاری اجازت نامہ حاصل ہوا۔ اور تشنگان علم نبوی کو قرآن کریم اور سنت نبویہ کا فیض پہنچاتے رہے۔ اب موصوف کو الجامعة الطيبة مدینہ منورہ میں تدریسی خدمت کا موقع ملا ہے۔

﴿ذلک فضل الله يؤتيه من يشآء﴾

جمعیت اہل حدیث بلتستان

درسِ حدیث قسط:{5}

رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفقت

ابو محمد عبدالوہاب خان

آخرت میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفقت کا چوتھا مظاہرہ:

"حوضِ کوثر پر شفاعت"

عن أبی هريرة ﷺ قال: إن رسولَ الله ﷺ أتی المقبرةَ فقال: "السلام عليكم دارَ قوم مؤمنينَ وإنا إن شاء الله بِكم لاحقونَ، وددت أنا قد رأينا إخوانَنا." قالوا: أولسنا إخوانَک يارسولَ الله (ﷺ)؟! قال: "أنتم أصحابی، وإخوانُنا الذين لم يأتوا بعدُ." قالوا: كيفَ تعرف مَن لم يأتِ بعدُ مِن أمتِک يارسولَ الله!؟ فقال: "أ رأيتم لو أن رجلاً له خيلٌ غرٌّ محجَّلةٌ بينَ ظهرىْ خيلٍ دُهمٍ بُهمٍ ألا يعرف خيلَه ؟" قالوا: بلٰى يا رسول الله! قال: " فإنَّهم يأتونَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِن الوضوءِ، وأنا فَرَطُهم علَى الحوضِ، ألا ليُذادَنّ رجالٌ عن حوضِی كما يُذادُ البعيرُ الضالُّ، أُنادِيهم: "ألا هلمَّ." فيُقالُ: "إنَّهم قد بدَّلُوا بعدَک" فأقولُ: " سُحقاً سُحقاً"

[صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب فی الحوض ح٦٥٨٥، ٦٥٨٦ ، صحيح مسلم كتاب الطهارة ٣/١٣٧-١٤٠ باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل ح٣٩، ٤٠]

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے اور فرمایا" آپ اہل ایمان قوم کے ٹھکانوں پر رب کی سلامتی ہو، اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی یقیناً آپ کے پیچھے آنے والے ہیں۔" پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو بھی دیکھ لیتے۔" صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟! آپ ﷺ نے فرمایا" آپ تو میرے رفیق ہیں، ہمارے بھائی تو وہ ہیں جو ابھی (دنیا میں) نہیں آئے۔" انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچان لیں گے جو تا حال موجود نہیں؟! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"

دیکھو اگر کسی آدمی کے گھوڑے پنج کلیاں ہوں اور باقی تمام کالے کلوٹے، تو وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان نہ سکے گا؟! ''انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ فرمایا: ''پس یقیناً وہ وضو کی برکت سے روشن چہروں اور روشن ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے، اور میں حوض کوثر پران سے قبل انتظام کر کے انتظار میں رہوں گا۔ خبردار! ضرور بضرور کچھ لوگوں کو میرے حوض سے دھتکار دیا جائے گا، جس طرح گمشدہ اونٹ کو دھتکارا جاتا ہے۔ میں انہیں پکاروں گا ''سنو! یہاں چلے آؤ'' تو مجھ سے کہا جائے گا۔ ''ان لوگوں نے تو آپ کے بعد تبدیلی برپا کی تھی۔'' تو میں کہوں گا: ''انہیں دور...... بہت دور لے جاؤ۔''

راوی الحدیث: ابو ہریرہ الدوسی الیمانی رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔(۱) اکثر علماء نے عبدالرحمٰن بن صخر کہا ہے۔(۲) ہشام بن کلبی نے عمیر بن عامر بن ذی الشریٰ بن طریف بن عیان بن ابی صعب بن ہنید بن سعد بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بیان کیا ہے۔(۳) یہی نسب دو ناموں کے فرق کے ساتھ خلیفہ بن خیاط نے بھی ذکر کیا ہے۔(۴) بعض اہل نسب نے عمرو بن عامر کہا ہے۔(۵) ایک قول کے مطابق آپ کا نام عبد شمس اور کنیت ابوالاسود تھی، رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ نام رکھا اور پیار سے ابو ھریرہ اور ابو ھر سے خطاب فرمایا۔ والدہ میمونہ بنت صخرؓ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد مدینہ آئیں؛ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے مطالبے پر رسول اللہ ﷺ کی دعا سے مسلمان ہو گئیں۔

روایت حدیث کا چیمپئن: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے خوب احادیث روایت کیں۔ نیز حضرت ابوبکر و عمر، الفضل بن عباس، ابی بن کعب، اسامۃ بن زید، عائشہ، نضرۃ الغفاری رضی اللہ عنہم وغیرہ سے بھی احادیث روایت کیں۔ آپ سے روایت کرنے والے شاگردوں میں عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، انس، واثلہ، جابر رضی اللہ عنہم، آپ کے فرزند محرر، گورنر مدینہ مروان بن الحکم، قبیصہ اور داماد سعید بن المسیب وغیرہ بہت سے اہل علم شامل ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تقریباً آٹھ سو صحابہ و تابعین نے روایت کی ہے۔

حصول علم نبوت: محرم ۷ھ میں ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اس وقت تیس سالہ جوان تھے۔ محرم ۷ھ سے وفات نبوی ۱۱ھ تک چار سال کے عرصے میں اس حد تک محنتِ اور خلوص سے علوم نبوت کے حافظ بنے کہ میدان روایت کے ہیرو ثابت ہوئے۔ اس کامیابی میں بنیادی کردار دو صفات کو حاصل ہے:

(۱) بے مثال پابندی: آپ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: إن إخوتِی مِن المهاجرِينَ كان يَشغلُهم الصفقُ

بـالأسـواقِ، وكـنـتُ ألـزمُ رسـولَ الـلـهِ ﷺ على ملءِ بطنِي ، فأشهدُ إذا غابُوا وأحفظُ إذا نسُوا ، وكانَ يشغلُ إخوتي من الأنصارِ عملُ أموالِهم وكنتُ امرءًا مسكينًا من مساكينِ الصفةِ أعيُ حين ينسَونَ." [البخاری کتاب العلم، باب حفظ العلم]

صحابہ کرام میں سے بعض نے آپ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تائید کی ہے۔طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لا أشكُ أنّـه سـمعَ مِـن رسولِ اللهِ ﷺ ما لا نسمعُ، وذلك أنه كانَ مسكينًا لاشئَ له، ضيفًا لرسولِ اللهِ ﷺ [البخاری فی تاریخه والحاكم فی المستدرك] ''بیشک انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ فرامین سن رکھے ہیں جو ہم نہ سن سکے۔''اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: كـنـتَ ألـزمَـنـا لرسولِ اللهِ ﷺ وأعرفَنا بحديثِه'' [أحمد ، ترمذی عنه] ''آپ ہم سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا کرتے تھے اور ہم سے بڑھ کر آپ ﷺ کی حدیث کے عالم ہیں۔''

(۲) بے مثال قوت حافظہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بیشک میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' ابسـطْ رداءَكَ '' اپنی چادر بچھادو۔کہتے ہیں میں نے بچھادی تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے لپ بھرا، پھر فرمایا''ضُـمَّـهُ'' اسے سمیٹ لو،تو میں نے اسے سمیٹ کر سینے سے لگالیا۔اس کے بعد میں کچھ بھی نہ بھولا۔[البخاری العلم،باب حفظ العلم ح ۱۳۱۵] صحیح مسلم میں ہے: میں نے اپنی چادر بچھائی حتی کہ آپ ﷺ اپنی حدیث (دعائے برکت) سے فارغ ہوئے ، پھر میں نے اسے سینے سے لگالیا۔اس کے بعد میں نے کوئی بات نہیں بھولی جو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ [مسلم، کتاب فضائل الصحابة]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں رحمت کی دعا کرتے ہوئے فرماتے تھے:''كـانَ يـحـفـظُ عـلَـى المسلمينَ حديثَ النبيِّ ﷺ''[طبقات ابن سعد]''آپ مسلمانوں کے لیے احادیث نبویہ کی حفاظت کرتے تھے۔''

امام شافعیؒ نے فرمایا:''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں تمام حدیث روایت کرنے والوں سے بڑھ کر حافظ تھے۔

دشمنانِ ابو ہریرہ: مستشرقین کے افکار سے متأثر ہو کر محمد ابو ریہ مصری نے اپنی کتاب '' أضـواء السـنـة المحمدية'' میں حضرت ابو ہریرہ پر بہت ہرزہ سرائی کی۔اس کے جواب میں استاذ محمد عبدالرزاق حمزہ نے '' ظلمات

أبي رية أمامَ اضواءِ السنةِ المحمدية" لکھی اوراستاذ عبدالمنعم صالح المزی نے " دفاعٌ عنْ ابی هريرة" لکھی۔ ہمارے استاد ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی کہتے ہیں: ابوریہ کے متعلق معلوم ہوا کہ موت کے وقت نہایت بے قراری سے ہانپتے ہوئے "ها ها أبو هريرة!!!" کہتا رہا۔ ﴿فاعتبروا يآ اولى الابصار﴾

فقاہت ابو ہریرہ: بعض فقہاءِ حنفیہ نے ابراہیم نخعی کا سہارا لے کر کہا کہ ابو ہریرہ فقیہ نہیں تھا۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ اہل علم نے اس پر برہمی ظاہر کی ہے۔

ابن الہمام (ت ۸۶۱ھ) نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؛ جبکہ آپ دوسرے کے فتویٰ پر عمل نہیں کرتے تھے۔ اور صحابہ کرام ﷺ کے زمانے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور ابن عباس ﷺ جیسے بڑے بڑے صحابہ سے اختلاف بھی کرتے تھے۔

امام ذہبی نے لکھا: الحافظُ الفقيهُ، كانَ مِن أوعيةِ العلمِ ومِن كبارِ أئمةِ الفتوىٰ [تذكرة الحفاظ]

وفاتِ محبوب الٰہی: ابن ابی الدنیا نے مالک عن سعید المقبری کی سند سے روایت کی ہے کہ گورنرِ مدینہ مروان عیادت کے لیے آیا اور کہا: شفاكَ اللّٰهُ تو ابو ہریرہ نے کہا: "اللهم إني أحبُّ لقاءكَ فاحبِبْ لقائِي" "اے اللہ! بیشک میں آپ سے ملاقات کا خواہشمند ہوں، آپ بھی مجھ سے ملاقات کو پسند فرمائیں۔" پھر مروان چلا گیا۔ ابھی وہ بازار کے درمیان پہنچا تھا کہ ابو ہریرہ ﷺ وفات فرما گئے۔ آپ نے ۵۹ھ میں ۷۸ سال عمر پا کر رحلت فرمائی۔

[تهذيب ١٢/٢٦٢-٢٦٧، تحفة الأشراف ٩/٨-١٦، تقريب ٨٤٢٦]

فوائدِ حدیث:

۱۔ قبرستان کی زیارت کے موقع پر یہ دعا کرنا مسنون ہے: "السلامُ عليكم دارَ قومٍ مؤمنينَ وإنا إن شاءَ اللهُ بكم لاحقونَ" "سلامت رہو مؤمنوں کی بستی والو ہم بھی ان شاءاللہ تمہارے بعد آنے والے ہیں۔"

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے "اصحاب" اور "اخوان" (بھائیوں) میں فرق کرکے بعد والوں کو إخوان فرمایا۔ جن کو آپ ﷺ شکل سے نہیں، صرف اعضاءِ وضو کی چمک سے پہچان لیں گے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ روزِ قیامت حوض کوثر پر امت کا استقبال فرمائیں گے۔ جو اس کا پانی پینے کا شرف حاصل کرے گا، اسے آئندہ پیاس نہیں لگے گی۔ یعنی وہ نجات پائے گا اور پل صراط سے گزر کر جنت میں تشریف لے جائے گا۔

۴۔ اعضائے وضو پر ظاہری چمک کے باوجود بدنصیب افراد کو فرشتے حوض کوثر کے پاس پھٹکنے نہیں دیں گے؛ بلکہ

درمیان سے بلا کر اور سختی سے دھتکار کرلے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ انہیں اپنے سابقہ وضو کی وجہ سے بطور امتحان یہ چمک دی جائے گی، تاکہ حوض کوثر کی امید لے کر آئیں۔ اس طرح ان کا شرک و بدعت یا فسق و فجور اہل محشر پر عیاں ہوگا۔

۵۔ ان بدنصیبوں میں سے شرک اور بدعت مکفرہ کے مرتکب مجرموں پر رسول اللہ ﷺ **سحقاً سحقاً** فرما کر بددعا دیں گے۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک موقع پر قرآن پاک کے خلاف چلنے والوں کی شکایت فرمائیں گے۔[الفرقان ۳۰] غالباً یہ اسی موقع پر صادق آئے گا۔ واللہ أعلم

٦۔ اکثر احادیث میں " **إنک لا تدری ما أحدثوا بعدک** " کا قائل مبہم ہے، صحیح مسلم میں ابو ہریرہ کی ایک حدیث میں ہے:" **فیجیئنی مَلکٌ فیقول : هل تدری ما أحدثوا بعدک !؟**[مسلم الطهارة۳/۱۳۷ باب استحباب إطالة الغرة ح۳۷] معلوم ہوا کہ یہ کہنے والا ایک فرشتہ ہوگا۔

بعض شواہد حدیث: معمولی لفظی فرق کے ساتھ یہ حدیث ابن مسعود ؓ اور انس ؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۔ حدیث عبداللہ بن مسعود ؓ

[بخاری حدیث:٦٥٧٦، مسلم ۱۵/۵۹ الفضائل، باب حوض نبینا ﷺ ح۳۲]

۲۔ حدیث انس بن مالک ؓ

[بخاری حدیث: ٦٥٨٢، ٧٠٥٠، مسلم۱۵/٦٤ الفضائل، باب حوض نبینا ﷺ ح۴۰]

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ ؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے نیند میں دکھلایا گیا کہ ایک جماعت (حوض کوثر کی طرف بڑھتی ہے) یہاں تک کہ قریب پہنچ کر میں انہیں پہچان لیتا ہوں۔ اتنے میں میرے اور ان کے درمیان ایک شخص نمودار ہوکر انہیں حکم دینے لگتا ہے" ادھر آؤ" میں اس سے پوچھتا ہوں" کہاں؟" وہ کہتا ہے: "دوزخ کی طرف، اللہ کی قسم!" میں پوچھتا ہوں:" ان کا جرم کیا ہے؟" وہ کہتا ہے:" بیشک یہ لوگ آپ (کی جدائی) کے بعد پیٹھ کے بل مڑ گئے تھے۔"

"اس کے بعد ایک اور گروہ آتا ہے۔ یہاں تک کہ میں انہیں پہچانتا ہوں تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص آدھمکتا ہے۔ اور ان پر حکم چلاتا ہے" آؤ ادھر" میں اس سے دریافت کرتا ہوں:" کہاں" وہ کہتا ہے:" جہنم کی طرف، اللہ کی قسم!" میں اسے کہتا ہوں: اور ان کا معاملہ کیا ہے؟" وہ کہتا ہے:" یقیناً یہ بھی آپ کے بعد پیٹھ کے بل پلٹ گئے تھے!"

پس میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے چھٹکارا پاسکیں گے مگر گمشدہ اونٹوں کی طرح'' (بہت کم)

[بخاری ۱۱/۴۷۳ الرقاق باب في الحوض ح۶۵۸۷]

اس حدیث شریف میں دو الگ الگ جماعتوں کا تذکرہ ہے، جو حوض کوثر کی سعادت سے محروم ہوں گے۔لیکن ان میں سے دوسرے گروہ میں سے کچھ افراد کے لیے نجات حاصل ہونے کی امید بھی ظاہر فرمائی گئی ہے۔اسی جانفزا اور روح پرور امید کی وجہ سے رحمۃ للعالمین ﷺ اس پر سکوت اختیار فرمائیں گے۔

جبکہ اول الذکر حدیث کے مطابق آپ ﷺ ''سحقاً سحقاً'' فرما کر انہیں اپنے سے دور لے جانے کی مکرر تلقین فرمائیں گے۔اس شکایت کی طرف اللہ پاک نے بھی اشارہ فرمایا ہے:﴿وقال الرسول یٰرب إن قومی اتخذوا هذا القراٰنَ مهجورًا ۞﴾[الفرقان ۳۰] ''اور رسول فرمائے گا: اے میرے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو ہی ترک کر دیا تھا۔''

یہ بدنصیب لوگ کون ہیں؟

احادیث میں ان سے متعلق مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں:

{1} وفات نبوی کے بعد مرتد ہونے والے: صحیح بخاری حدیث ۶۵۲۷،۶۵۷۶،۶۵۸۲، ۶۵۸۵، ۶۵۹۸ وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں ''أصحابی'' یہ لفظ خود آپ ﷺ کے غیب دان نہ ہونے کی صریح دلیل ہے۔اس پر مستزاد مقررہ فرشتہ آپ سے عرض کرے گا: ''إنک لا تدری ما أحدثوا بعدک''

یہ تھوڑے سے افراد ہیں، جو مسلمان کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کر چکے تھے۔پھر نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد دین اسلام سے مرتد ہو گئے۔ان کی قلت تعداد کی طرف اشارہ ''أصیحابی'' تصغیر کے لفظ سے کیا گیا ہے۔مرتدین کی غالب اکثریت تو دیدارِ نبوی سے محروم لوگ تھے۔خلافت صدیقی میں صحابہ کرام ؓ نے جہاد کر کے ان کو جہنم رسید کر دیا اور شکست خوردہ باقی لوگ دوبارہ دائرہ اسلام میں آ گئے۔

{2} دور نبوت کے بعد آنے والے بدعتی، مرتدین اور درباری: ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''...... أعرفهم ویعرفوني ......'' یعنی میں حوض پر تمہارے انتظام کے لیے جانے والا ہوں اور ضرور بضرور میرے پاس ایسے لوگ آئیں گے جس کو میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے۔پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل کی جائے گی۔[بخاری ۶۵۸۳، ۷۰۵۱، مسلم ۳۶۶،۳۷۶، احمد ۲۲۸۲۲، ۲۲۸۷۳ عن سهل بن سعد]

{3} رجـال ونسـاء : جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے انتظام اور استقبال کے لیے پہلے جانے والا ہوں، پس جب تم مجھے نہ پائیں تو میں حوض پر ہوں گا، جس کی چوڑائی ایلہ سے مکہ تک ہے۔ اور عنقریب بہت سے مرد اور خواتین مشکیزے اور برتن لے کر آئیں گے، مگر اس سے کچھ بھی چکھ نہ سکیں گے۔'' [احمد ١٤٧١٩، ١٥١٢٠ وصححه الارنوط]

{4} منـي ومن أمتي: اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " إنـي علـى الحوض ......" بیشک میں حوض پر ہوں گا تا کہ دیکھ لوں کہ تم میں سے کون پانی پینے آتے ہیں۔ اور عنقریب کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے قبل کھینچ لیا جائے گا، تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ مجھ سے تعلق رکھتے ہیں، میرے امتی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کچھ ارتکاب کیا؟! اللہ کی قسم وہ اپنے ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے۔ [بخاری ٦٥٩٣، ٧٠٤٨، مسلم ١٥/٥٥ الفضائل باب اثبات حوض نبینا ح ٢٧]

{5} ظالم حکمرانوں کے درباری اور خوشامدی

حضرت کعب بن عجرہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**إنَّه سيكونُ أمراء، فمَن دخلَ عليهم فصدَّقهم بكذبِهم وأعانَهم علىٰ ظلمِهم فليسَ منّي ولستُ منهُ و ليسَ يردُ عليَّ الحوضَ...... ومَن لمْ يصدِّقهم بكذبِهم و يعنْهم علىٰ ظلمِهمْ فهو منّي وأنا منهُ وهو واردٌ عليَّ الحوضَ.**'' ''یقیناً آئندہ ایسے حکمران آئیں گے کہ جو کوئی ان کے درباروں میں جائے، ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کے ساتھ تعاون اور حمایت کرے تو ایسے شخص کا مجھ سے کوئی تعلق اور مجھے اس سے کوئی محبت نہیں ہے۔ اور وہ میرے حوض پر پانی نہیں پی سکے گا۔ اور جو ان کے درباروں میں جائے یا نہ جائے، بہر حال ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان سے تعاون نہ کرے تو وہی میرا محبوب امتی ہے اور میں بھی اس کا دوست ہوں اور وہ میرے حوض پر پانی پینے کا شرف بھی حاصل کرلے گا۔'' [الترمذی کتاب الجمعة باب ٧٩، فی فضل الصلاة ح ٦١٤ وقال: حسن غریب ٢/٥١٢، کتاب الفتن باب ٧٢، ح٢٢٥٩ وقال صحیح غریب، النسائی کتاب البیعة باب ٣٥ الوعید لمن أعان أمیرا علی الظلم، باب ٣٦ من لم یعن أمیرا علی الظلم ٧/١٦٠ وصححه الالبانیؒ]

اس مضمون کی احادیث امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے حضرت خباب بن الارت ؓ سے، امام احمد نے حذیفہ

بن الیمان رضی اللہ عنہ سے، امام بزار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور حاکم نے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

{6} **مسند ابی یعلی** اور **المعجم الکبیر للطبرانی** میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جس نے رسول اکرم ﷺ کے ذمے کو توڑ دیا، وہ شفاعت اور حوض کوثر دونوں سے محروم رہے گا۔ **واللہ اعلم**

{7} **المعجم الاوسط للطبرانی** میں عائشہؓ اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جس کے سامنے کسی الزام سے براءت ثابت کی جائے؛ لیکن وہ اسے قبول نہ کرے وہ حوض کوثر پر نہ آ سکے گا۔ واللہ اعلم

حوض سے دور کیے جانے والوں میں سے بعض کو چھڑایا بھی جائے گا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے میدان عرفات میں اپنی اونٹنی پر خطبہ (حجۃ الوداع) ارشاد فرمایا...... خبردار میں تم لوگوں سے پہلے حوض پر انتظام وانصرام کے لیے موجود رہوں گا۔ اور میں تمہاری کثرتِ تعداد کے ذریعے دیگر امتوں پر فخر بھی کروں گا۔ پس تم میری توہین کا سبب نہ بن جانا۔ خبردار! بیشک میں کچھ لوگوں کو تو چھڑا سکوں گا اور کچھ افراد کو مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ جس پر میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! یہ میرے تھوڑے سے ساتھی ہیں۔'' تو مجھ سے کہا جائے گا: بیشک آپ کو پتہ نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا جرم کرلیا ہے۔'' [ابن ماجه المناسك، الخطبة يو م النحر، وصححه الألباني ح ١٤٢٠، ورواه أحمد، ونحوه عن رجل من الصحابة]

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کی دعائیں:

شرک وبدعت جیسے دینی اور سرکار پرستی جیسے سیاسی قسم کے جرائم میں ملوث مجرموں کو مقدس حوض کوثر کے قریب سے فرشتے گرفتار کر کے جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ردِ عمل بھی مختلف وارد ہوا ہے:

{1} ﴿**إن تعذبهم فإنهم عبادک وإن تغفر لهم فإنک أنت العزيز الحكيم**۞﴾

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگوں کو پکڑ کر بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں دعا کروں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے چند ساتھی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کہوں گا: ﴿**وكنتُ عليهمْ شهيدًا مَّا دمتُ فيهم فلمَّا توفيتَني كنتَ أنتَ الرقيبَ عليهمْ وأنتَ علىٰ كلِّ شيئٍ شهيدٌ ۞ إن تعذبْهم فإنَّهم عبادُک وإن تغفرْ لهم فإنکَ أنتَ العزيزُ الحكيمُ** ۞﴾ تو مجھ سے کہا جائے گا: یہ آپ سے جدائی کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ [بخاری تفسير ﴿**وكنت عليهم شهيدا**﴾، احاديث الأنبياء ﴿**واذكر فى الكتاب مريم**﴾، مسلم ١٨/١٩٤ الجنة وصفة